

نظام جماعت میں ہونی چاہیے کہ وہ مجموعی طور پر ایک صالح اور حکیمانہ نظام ہو اور اس کے اندر یہ استعداد بھی موجود ہو کہ افراد اس میں شامل ہو کر دین حق کی زیادہ سے زیادہ خدمت انجام دیں اور ان کی کمزوریاں بروئے کار آنے کے کم سے کم مواقع پائیں۔

ان سب الجھنوں سے بچ نکلنے کے بعد پھر بھی آدمی کے دل میں یہ خلیجان باقی رہ جاتا ہے کہ اپنے جن رفقا کے ساتھ وہ اقامت دین کے لیے کام کر رہا ہے وہ معیار مطلوب سے بہت نیچے ہیں اور ان کے اندر بہت سے پھندوں میں ابھی بہت خامیاں پائی جاتی ہیں۔ اس خلیجان سے میں نے اپنے کسی رفیق کو بھی خالی نہیں پایا ہے اور میں خود بھی اس سے خالی نہیں ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر یہ خلیجان ہمیں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی خامیاں دور کرنے پر اکساتا ہے اور ان صحیح ذرائع و وسائل کی تلاش اور ان کے استعمال پر آمادہ کرتا ہے جن سے یہ خامیاں دور ہوں تو مبارک ہے یہ خلیجان۔ اتنا نہیں بلکہ بڑھنا چاہیے۔ کیوں کہ ہماری ساری اخلاقی و روحانی ترقی کا انحصار اسی خلیجان کی پیدا کی ہوئی غلٹ پر ہے۔ جس روز یہ منا اور ہم اپنی جدہ مطمئن ہو گئے کہ جو کچھ ہمیں بننا چاہیے تھا وہ ہم بن چکے، اسی روز ہماری ترقی بند ہو جائے گی اور ہمراہ تنزل شروع ہو جائے گا۔ لیکن اگر یہ خلیجان ہمیں مایوسی اور فرار پر آمادہ کرتا ہو تو یہ خلیجان نہیں و سوسہ شیطان ہے۔ جب بھی اس کی کھٹک محسوس ہو لا حول و لا قوۃ الا باللہ بڑھیں اور اپنے کام میں لگ جائیں۔ اگر آپ واقعی خدا کا کام کرنے اٹھے ہیں تو خوب سمجھ لیجیے کہ ایسے دساوس سے اپنے دل کو فارغ کیے بغیر آپ کچھ نہ کر سکیں گے۔ اس وقت شیطان کے لیے اس سے زیادہ مرغوب کوئی کام نہیں ہے کہ آپ کے سامنے جماعت اسلامی کی ہر خوبی کو بے قدر اور بے وزن کر کے پیش کرے اور اس کی یا اس کے افراد کی ہر کمزوری کو بڑھا چڑھا کر دکھائے تاکہ آپ کسی نہ کسی طرح دل چھوڑ بیٹھیں۔ [سید ابوالاعلیٰ مودودی، مسائل و مسائل، ج ۲، ص ۵۵۲-۵۶۵] (تفصیل)

پراویڈنٹ فنڈ اور سود

ترجمان القرآن (جبر ۹۵) میں پراویڈنٹ فنڈ کے بارے میں میرا ایک جواب شائع ہوا تھا۔ بعض احباب کو اس کے سمجھنے میں غلط فہمی ہو گئی ہے اس لیے مزید وضاحت پیش خدمت ہے:

(۱) میں نے جس اضافی رقم کے بارے میں کہا ہے کہ یہ سود نہیں ہے اس سے مراد وہ رقم ہے جو آجر اپنے ملازم کی تنخواہ سے کافی گنی رقم کے مساوی یا کم و بیش اپنی طرف سے جمع کرتا ہے۔ کچھ لوگ اس کو بھی سود کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا ہے کہ یہ سود نہیں ہے اس لیے کہ سود کہتے ہیں ”قرض پر

اضافہ،“ لینے کو اور یہ رقم اجرت پر اضافہ ہے، قرض پر اضافہ نہیں ہے۔ اور اس کی حیثیت یا تو عطیے اور اعانت کی ہے یا یہ بھی اجرت کا حصہ ہے۔ یہ رقم قرض اس لیے نہیں ہے کہ جب ملازم کے قبضے اور ملکیت میں آئی ہی نہیں ہے اور نہ وہ وقت مقررہ سے پہلے وصول کر سکتا ہے تو اس نے قرض کیے دے دیا؟ یہ تھا میرے جواب کا حاصل مفہوم کہ سرکاری ملازم کو مدت ملازمت پوری ہونے پر پنشن میں سے جو رقم اس کے پراویڈنٹ فنڈ کے علاوہ دی جاتی ہے وہ بھی جائز ہے اور سود نہیں ہے اور نیم سرکاری اداروں یا پرائیویٹ کمپنیوں کی طرف سے اپنے ملازمین کی تنخواہ سے کائی گئی رقم کے مساوی یا کم و بیش جو اضافی رقم اپنی طرف سے دی جاتی ہے وہ بھی سود نہیں ہے۔

(۲) باقی رہتی یہ بات کہ ملازم کے پراویڈنٹ فنڈ کو سودی اکاؤنٹ میں رکھ کر یا سودی کاروبار میں لگا کر اس کا سود ملازم کے فنڈ میں جمع کرنا اور مدت ملازمت پوری ہونے پر ادا کرنا یہ بات جواب لکھتے وقت نہ میرے ذہن میں تھی اور نہ اس کے جائز ہونے کا ذکر میرے جواب میں موجود ہے۔ میں درخواست کروں گا کہ جواب کو دوبارہ پڑھ لیجیے۔ آپ کو اس میں یہ بات نہیں ملے گی کہ اس فنڈ کو سودی کاروبار میں لگا کر سود وصول کرنا اور ملازم کے حساب میں جمع کرنا بھی جائز ہے۔ جو بات کہی گئی ہے وہ صرف اتنی ہے کہ آجر اپنی طرف سے ملازم کو اس کی تنخواہ سے کائی رقم کے علاوہ جو اضافی رقم دیتا ہے وہ جائز ہے اور سود نہیں ہے۔ (مگھو رحمن)

امریکہ اور کینیڈا میں ترجمان حاصل کرنے کے لیے

اس پتے پر رابطہ کیجیے

UMAR ABDUL AZIZ

755 East 9 Street # B-6

Brooklyn, New York 11230, U.S.A.

Ph: (718) 421 - 5428